سوال

ت رقم(475) نا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رے ڈیرے پرنا معلوم افراد نے فائرنگ کی، ہمیں جن لوگوں پر شبہ تھا، سراغ رسانی کے کتوں کے ذریعے ان پر الزام صحیح ثابت ہوا۔ جبکہ انہوں نے صحت جرم سے انکار کردیا۔ برادری کے کچھ آدمی ان کی صفائی دینے کے لئے تیار ہوئے۔ ہم نے ان سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا اور دولاکھ روپیہ بطور ضما

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کو بلاوجہ موردالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اگر کسی پر شک وشبہ ہو تو اسے ثابت کرنے کے لئے شریعت نے دوچیزوں کا اعتبار کیا ہے۔ ایک یہ کہ ملزم خود اقرار جرم کرے، یا اس کے جرم کو ثابت کرنے کے لئے دو گواہ پیش کئے جائیں۔ اگر ملزم کی طرف سے اقرار جرم نہ ہو اور نہ ہی اس کے خلاف دوؐ

ن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جھگڑا لے کر گئے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے ثبوت جرم کے لئے دو گواہ پیش کرنا ہوں گے یا پھر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔'' [صحیح بخاری، الشہادات: ٢٦٦٩]

لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات پر گواہ پیش کریں کہ واقعی فلاں لوگوں نے فائرنگ کی ہے۔ آرمی کے سراغ رسانی کے کتوں کے ذریعے جرم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں صرف گواہی کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے، کیونکہ ان کتوں کے سونگھنے کی قوت اگرچہ بہت تیز ہوتی ہے، تاہم بعض اوقات ان سے خطاؐ

لیکن ملزمان کی بجائے دوسروں سے قسم لینا اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دوسرے آدمی ان سے قسم لے کر ان کی طرف سے صفائی دے سکتے ہیں لیکن ان کی جگہ پر وہ قسم اٹھائیں اس کا ثبوت محل نظر ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:465